عقیدہ ختم نبوت

اور

اسکے محافظین



از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

طالب دعا: المدینہ لائبریری ٹیم

عقیدہ ختم نبوت

اور

اس کے محافظین

مصنف: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب (دامت برکاتہم العالیہ)

طالب دعا:

المدینہ لائبریری ٹیم

عقیدۂ ختم نبوت

اور اس کے محافظین

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ احزاب سے 23 ویں آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بناء پر اُمّت مسلمہ کا قطعی اور متواتر عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ سید عالم ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ آپ کے ارشاد کے مطابق دجال وکذاب ہے۔

جب انگریزی استعمار اپنے تمام تر مظالم اور جبر کے باوجود ہندوستانی مسلمانوں کے دل سے جذبۂ جہاد ختم نہ کر سکا تو 1869ء کے اوائل میں برٹش گورنمنٹ نے ممبران برٹش پارلیمنٹ، برطانوی اخبارات کے ایڈیٹرز اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل

ایک وفد سر ولیم کی قیادت میں ہندوستان بھیجا تا کہ ہندوستانی مسلمانوں کو رام کرنے کا کوئی طریقہ دریافت کیا جا سکے۔ برطانوی وفد ایک سال تک برصغیر میں رہ کر مختلف زاویوں سے تحقیقات کرتا رہا۔ 1870ء میں وائٹ ہال لندن میں اس وفد کا اجلاس ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد نکالنے کا پروگرام بنایا گیا۔

بالآخر مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو خراب کرنے، دلوں سے عشق مصطفی ﷺ اور جذبۂ جہاد نکالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا گیا۔ سب سے پہلے مولوی، مبلغ اور مناظر کے روپ میں سامنے آیا۔ تقابل ادیان پر مہارت حاصل کر کے عیسائیوں اور آریوں کو شکست دیتا رہا۔ یوں خوب شہرت حاصل کی۔

پھر اس نے اعلان کیا کہ اے لوگو! جہاد منسوخ ہو گیا ہے۔ اپنی کتاب دُرِ ثمین میں کہتا ہے

چھوڑ دو دوستو جہاد کا خیال
حرام ہے دین کے لئے اب جنگ و قتال

میرے آقا ﷺ نے ایسے شخص کی پیش گوئی 1400 سال پہلے فرمائی۔

☆ کنزالعمال کی حدیث پاک ہے۔ نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جہاد ہمیشہ میٹھا اور سر سبز رہے گا۔ جب تک آسمان بارش برساتا رہے گا اور زمین سبزے اگاتی رہے گی۔ عنقریب ایک فرقہ مشرق کی طرف سے نکلے گا جو کہے گا کہ نہ جہاد ہے اور نہ ہی اللہ کی راہ میں خیمہ لگانا ہے۔ وہ آگ کا ایندھن ہوں گے۔

اللہ کی راہ میں ایک دن دشمن کے مقابلہ میں خیمہ لگانا ہزار غلام آزاد کرنے اور تمام اہلیان روئے زمین کے صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف

☆1840ء میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

☆1864ء میں ضلع کچہری روڈ سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (منشی/کلرک) ملازمت اختیار کی۔

☆1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔

☆ اب اس نے مذہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے۔ اس طرح سے مولوی، مبلغ ومناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

☆ اسی دوران میں ولی، ملہم، صاحب وحی، محدث، کلیم، صاحب کرامت، امام الزماں، مصلح اُمّت، مہدی دوراں، مسیح زماں اور مثیل مسیح ابن مریم ہونے کے دعوے کئے۔

☆1885ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعہ کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔

☆1888ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔

☆ 1890ء میں پوری اُمّت کے متفقہ عقیدہ ''حیات مسیح'' کا کھلا انکار کیا اور ''وفات مسیح'' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح الاسلام'' تصنیف کر ڈالی۔

☆1891ء کے آغاز میں ''مہدی موعود اور مسیح موعود'' ہونے کا اشتہار شائع کیا۔

☆ 1901ء میں مرزا نے کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔

☆1901ء میں فرقۂ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن= مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

ترجمہ= محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے۔

(سورۂ احزاب آیت 23)

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ خَاتَم آیا لیکن تم ترجمہ لفظ خَاتِم کا کیوں کرتے ہو؟

علامہ عبداللہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ تفسیر مدارک تیسری جلد ص 306 پر ہے۔ خاتم زبر کے ساتھ حضرت عاصم کی قرأت خاتم زبر کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا ختم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

تاریخ انبیاء شاہد ہے جب کوئی نیا دین آیا۔ اسے کوئی نیا نبی لے کر آیا۔ اب تکمیل دین کی وجہ سے کوئی نیا دین نہیں آنا تو نیا نبی بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے تکمیل نبوت کے ساتھ تکمیل دین بھی ہوگئی۔ لہذا نبوت و رسالت آقا پر ختم، دین حضور ﷺ پر مکمل، شریعت حضور ﷺ پر مکمل، سلسلہ وحی حضور ﷺ پر ختم، آسمانی کتاب حضور ﷺ پر ختم اور آپ خاتم النبیین۔

ختم نبوت کے متعلق احادیث

1= حدیث شریف: نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال

اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس کے اردگرد گھومتے ہوں اور عمارت کی خوبصورتی اور حسن پر خوش ہوتے ہوں لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیرت زدہ ہوں تو میں اس اینٹ کی جگہ پوری کرنے والا ہوں اور اس عمارت (نبوت کی عمارت) کو مکمل کرنے والا ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔ (بخاری شریف)

2= حدیث شریف: سرور کائنات علیہ ﷺ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں یعنی مجھ سے خدا تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

3= حدیث شریف: نبی پاک علیہ ﷺ نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن میرے بعد نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (بخاری شریف)

☆ نبی پاک علیہ ﷺ نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ چیزوں پر فضیلت دی گئی۔ مجھے جوامع الکلم دیا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال کر میری مدد کی گئی۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی۔ جمیع مخلوقات کے لئے مبعوث کیا گیا۔ انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔ (مسلم شریف)

5= حدیث شریف: نبی پاک علیہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔ (جامع الصغیر، جلد اول، ص 67)

6= حدیث شریف: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ ﷺ نے فرمایا اور یہ کہ میری اُمت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد)

☆ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ:

امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا ''مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں'' اس پر امام اعظم نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی کوئی علامت طلب کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ نبی پاک ﷺ فرما چکے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مناقب امام اعظم، لابن احمد المالکی، جلد 1، ص 161)

نبوت ختم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں آئیں گے؟

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم سمیت آسمان پر اٹھایا جانا اور قیامت کی نشانی کے طور پر آسمان سے دوبارہ نازل ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ تفسیر مدارک، خازن، بیضاوی، احمدیہ اور مظہری میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔

تفسیر مدارک میں ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا نہیں جائے گا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا دیئے گئے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ نزول عیسیٰ ختم نبوت کے منافی نہیں اس لئے کہ وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ اس کے علاوہ آخری نبی ہونے سے مراد یہ ہے کہ سرکار ﷺ سب سے آخر میں نبی بنائے گئے۔ ہاں البتہ جس طرح مرزا غلام قادیانی کسی ایک نئی شخصیت نے کھڑے ہو کر نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ یہ ضرور ختم نبوت کے تمام اعلانات کے منافی ہے۔

حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا

قرآن سے ثابت

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ (سورۂ نساء آیت 159/158/157)

قادیانی اعتراض = آیت میں لفظ آسمان نہیں۔

جواب: اللہ نے اسے اپنی طرف اُٹھالیا سے مراد آسمان پر اٹھانا ہی ہے۔ ویسے اللہ ہر جگہ شاہد و موجود ہے لیکن اس کی سلطنت کا ظہور کامل آسمانوں میں ہونے کی وجہ سے اللہ خود کا آسمانوں میں ہونا بیان فرماتا ہے۔ (تفسیر جامع البیان، ص 52)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی

تفسیر ابن جریر، در منثور، ابن کثیر میں ہے: سرکار علیہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی بلکہ وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف واپس آنے والے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن کثیر، ابن جریر نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ

علیہ السلام اپنے گھر کے چشمے پر نہا کر گھر سے نکلے۔ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ باہر بارہ حواری موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور درجہ میں ساتھ رہے؟ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور خود کو اس کام کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دوبارہ وہی فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا پھر تُو وہی شخص ہے۔

اس کے فوراً بعد اس پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی صورت ڈال دی گئی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنے مکان کے روشن دان سے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ یہودی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے گھر میں داخل ہوئے اور اس حواری کو حضرت عیسٰی علیہ السلام سمجھ کر گرفتار کر لیا اور قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔

☆ کنز العمال اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

☆ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے۔ انہوں نے دو زرد چادریں اوڑھی ہوں گی۔ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوں گے۔ جب اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو جواہرات جیسے موتی گریں گے۔

مسیح موعود اور مسیح کذاب

مرزا قادیانی کے تمام دعوؤں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اس امر کا دعویدار ہے کہ احادیث میں جس عیسٰی ابن مریم علیہ السلام کے آخر زمانے میں نزول کا ذکر ہے۔ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور گزشتہ اسرائیلی مسیح وفات پا چکے ہیں۔

اب احادیث کی روشنی میں تقابل پیش کرتے ہیں کہ جو نشانیاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے بیان کی گئی ہیں، کیا وہ مرزا میں موجود تھیں؟

1۔حدیث شریف میں ہے۔ مسیح موعود ابن مریم ہوگا یعنی ان کا نام عیسٰی ہے اور ان کی والدہ کا نام مریم ہے۔

1۔حاشیہ کتاب البریہ ص 134 پر مرزا نے خود کہا کہ میرا نام غلام احمد اور میرے باپ کا نام غلام مرتضٰی اور دادا کا نام عطاء محمد ہے۔ مرزا کی والدہ کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی تھا۔اس سے پتہ چلا کہ پہلی نشانی میں ہی ناکام ہوگیا۔ نام اور والدہ کے نام میں فرق ہے۔

2۔کنز العمال شریف کی حدیث 3015 میں حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

2۔جبکہ مرزا آسمان سے نازل نہیں بلکہ مشرقی پنجاب میں پیدا ہوا اور وہیں مرا۔اس نے اپنی زندگی میں کبھی دمشق دیکھا ہی نہیں۔دوسری نشانی میں بھی ناکام ہوگیا۔

3۔مسلم، ابو داؤد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق (شام) کے مشرقی جانب آسمان سے منارہ بیضا پر اتریں گے اور نزول کے وقت دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے اور فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔

3۔مرزا نے دو زرد چادروں کی تاویل بیماریوں سے کی۔ چنانچہ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد 5، ص 201 پر لکھا ہے کہ میں نے بھی جب مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو مرض بول اور مرض دوران سر میں مبتلا تھا۔ میں پیشاب کا ایسا مریض ہوں کہ بعض اوقات ایک دن میں سو دفعہ پیشاب کرتا ہوں اور دوران دردِ سر کی شدت کی وجہ سے کبھی کبھی زمین پر گر جاتا ہوں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام ساری زندگی لوگوں کا علاج کرتے رہے مگر یہ کذاب اپنا علاج بھی نہ کرسکا۔لہٰذا تیسری نشانی میں بھی ناکام ہوگیا۔

4۔رسول پاک ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہم ترین علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت حاکم عادل ہوں گے، کسی کے محکوم نہیں ہوں گے۔

4۔لیکن مرزا صرف محکوم بلکہ ذلیل، خائن اور خائف تھا۔اپنی کتاب، کتاب البریہ ص 3 تا 5 پر لکھتا ہے کہ میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو حکومت برطانیہ کا پکا خیر خواہ ہے۔میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریز کی مدد کی تھی۔

پھر میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے محاذ پر مفسدوں کا انگریز سرکار کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ انگریز سرکار کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

☆مرزا غلام قادیانی تریاق القلوب ص 28/27 پر لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریز سرکار کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے کہ اگر وہ اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔

☆مرزا اپنی کتاب اشتہارات القرآن ص 84 پر لکھتا ہے کہ بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

☆مرزا اپنی کتاب مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص 584 پر لکھتا ہے کہ سو یہی انگریز ہیں

جن کولوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریز سرکار تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل ہوں گے اور یہ پکا انگریزوں کا وفادار رہا۔ معلوم ہوا کہ چوتھی نشانی میں بھی ناکام ہوا۔

5۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کے بعد حج کریں گے۔

5۔ جبکہ مرزا قادیانی نے نہ حج کیا اور نہ عمرہ کیا یہاں تک کہ اسے بلاد مقدسہ کی زیارت نہ ہوئی۔ پانچویں نشانی میں بھی ناکام ہوگیا۔

6۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال رہیں گے پھر ان کا وصال ہوگا۔

6۔ جبکہ مرزا 1839ء یا 1840ء میں پیدا ہوا اور 1908ء میں مرا۔ اس بناء پر اس کی عمر 68 یا 69 سال ہوئی لیکن اس نے تاویل کی کہ حدیث میں عمر سے مقصود عمر بعثت ہے۔

جبکہ سیرت المہدی جلد اول ص 31 پر مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ مرزا نے دعویٰ مسیحیت 1891ء میں کیا۔ اس بناء پر بھی مرزا کو دعویٰ مسیحیت پر سترہ سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور دعویٰ کے بعد چالیس سال زندہ نہیں رہا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہاں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

7۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روضہ رسول میں دفن کئے جائیں گے جس کا اقرار خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب کشتئ نوح ص 85 پر کیا۔

7۔ جبکہ مرزا کا روضہ رسول میں دفن ہونا تو در کنار اس کو تو کبھی روضہ رسول کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔ وہ لاہور میں مرا اور اس کی نعش قادیان منتقل کی گئی اور وہیں دفن کیا گیا۔

معلوم ہوا کہ مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ مسیح موعود من گھڑت ہے جو نشانیاں احادیث میں حضور علیہ السلام نے مسیح موعود کی بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نشانی مرزا غلام قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

قادیانی فتنہ کے خلاف علماء اہلسنت کا کردار

غلام احمد قادیانی کے خلاف سب سے پہلے علمائے اہلسنت میدان میں آئے۔ 1882ء میں مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کا تیسرا حصہ شائع ہوا تو علمائے اہلسنت میں سب سے پہلے مفتی غلام دستگیر ہاشمی قصوری علیہ الرحمہ نے اس فتنہ کو بھانپتے ہوئے 1883ء میں مرزا کے رد میں ایک کتاب ''تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ'' لکھی اور مرزا سے توبہ کا مطالبہ کیا۔ (لیکن مرزا غلام قادیانی نے آخر تک توبہ نہیں کی)

مرزا پر پہلا کفر کا فتویٰ امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے لگایا اور یہ کتابیں لکھیں۔

1۔ جَزَاءُ اللهِ عَدُوَّهٗ بِاِبَائِهٖ خَتْمِ النُّبُوَّةِ (1899ء)
(دشمن خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

2۔ اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيْحِ الْكَذَّابِ (1902ء)
(جھوٹے مسیح پر عذاب وعتاب)

3-حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (1904ء)
(اہل حرم کی تلوار)
4-خلاصہ فوائد فتاویٰ (1914ء)
5-قَهْرُ الدَّیانِ عَلیٰ مُرْتَدٍّ بِقَادِیَان (1913ء)
(قادیانی مرتد پر خدائی تلوار)
6-اَلْمُبِیْن خَاتَمُ النَّبِیِّین (1916ء)
7-رسالہ باب العقائد والکلام

8-امام کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ نے اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِی عَلیٰ اِسْرَافُ الْقَادْیَانِی کے نام سے کتاب لکھی۔

9-امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے چھوٹے بیٹے مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ مصطفویہ کے ذریعہ، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ کیا۔

10-امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کے خلیفہ پروفیسر الیاس برنی علیہ الرحمہ نے "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ" کے نام سے شاندار کتاب لکھی۔

پیر مہر علی شاہ اور مرزا قادیانی

پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب علیہ الرحمہ نے مرزا کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کے جواب میں 1899ء میں ایک کتاب شمس الہدایہ لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر زبردست دلائل قائم کئے۔اس کتاب نے قادیانیوں میں تہلکہ مچادیا۔

مرزا نے پیر صاحب کو تفسیر نویسی کے تحریری مناظرے کی دعوت دی جسے آپ نے نہ صرف فوراً قبول کیا بلکہ فرمایا ممکن ہے اس طرح مناظرے میں فیصلہ نہ ہوسکے۔لہٰذا کاغذ پر اپنے اپنے قلم رکھ دیئے جائیں جس کا قلم خود بخود تفسیر لکھے، وہ سچا ہوگا۔

مقررہ دن 25 جولائی 1900ء کو آپ بادشاہی مسجد لاہور پہنچ گئے مگر مرزا شکست کے خوف سے نہیں آیا۔ مناظرہ سے فرار کے بعد مرزا نے دو کتابیں لکھیں جن کے جواب میں پیر صاحب نے 1902ء میں سیف چشتیائی تصنیف فرمائی۔ آپ کے دلائل براہین نے قادیانی قلعہ مسمار کر کے رکھ دیا۔

☆ کسی نے پیر صاحب سے پوچھا کہ اگر مرزا مناظرے کے لئے پہنچ جاتا تو کیا ہوتا؟

پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مواجہ اقدس سے نبی پاک ﷺ کی خاص توجہ مجھ پر تھی اور اس وقت مواجہہ اقدس سے نور کی شعاعیں مجھ پر ایسی برس رہی تھیں کہ اگر میں اس سے بھی بڑا دعویٰ کرتا تو رب تعالیٰ مجھے سرخرو فرماتا۔ (ضیائے مہر، ص 238)

امیر ملت پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ کی پیش گوئی سے ہلاکت

25 مئی 1908ء کی شب امیر ملت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے ہزاروں کے مجمع میں فرمایا۔ ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں۔ 5000 کا انعام مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرے کرے یا مباہلہ کرے مگر وہ مقابلہ میں نہیں آیا اور نہ آئے گا۔ کیونکہ میرا نبی سچا ہے اور میں صدق دل سے ان کا غلام ہوں۔ پیش گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن آج میں مجبوراً کہتا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں میں اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمیں اس جھوٹے سے نجات عطا فرمائے گا۔

اسی رات مرزا ہیضہ سے بیمار ہوا اور اگلے دن صبح دس بجے بیت الخلاء میں مر گیا۔ گویا

اللہ کے ولی کی بات سچی ہوئی۔ مفتی عبداللہ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کا تاریخی جملہ آج بھی کتابوں میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہم پہلے تو امیر ملت کی اس پیش گوئی کو معمولی سمجھتے تھے۔ آخر وہ بات سب سے بڑھ کر نکلی۔ یعنی سچی ثابت ہوئی۔

(الکاویہ علی الغاویہ، جلد 2، ص 358)

قادیانیوں کی تحریک پاکستان کی مخالفت

مسلمانوں اور مسلم لیگ کی جانب سے جب یہ نعرہ لگ رہا تھا کہ بٹ کے رہے گا ہندوستان، لے کے رہیں گے پاکستان۔

اس وقت 15 اپریل 1947ء کو قادیانیوں کے ترجمان ''الفضل'' نے اپنا موقف دہرایا۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔

قادیانیوں کی جانب سے بھرپور مخالفت کے باوجود جب تقسیم ہند ناگزیر ہوگئی اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان پہنچانے کی بھیانک کوشش کی اور گورداسپور پاکستان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور بھارت کو کشمیر تک پہنچنے کا آسان راستہ میسر آ گیا۔

تحریک ختم نبوت 1953ء میں علمائے اہلسنت کا کردار

اورنگزیب پارک صدر کراچی میں قادیانیوں نے جلسہ کیا۔ جس میں وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے بھی تقریر کی۔ جلسہ کے بعد قادیانیوں نے مسلمانوں کو مارا پیٹا۔ یوں 1953ء میں قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔

تحریک کے دوران مسلمانوں کے تین مطالبات تھے۔

1۔قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

2۔ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ کے منصب سے ہٹایا جائے۔

3۔ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

اس تحریک میں تمام مکاتب فکر کے علماء شامل تھے اور سب نے متفقہ طور پر تحریک کی قیادت اہلسنت کی جید عالم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کے سپرد تھی۔ تحریک کے دوران مرکزی قائدین کو گرفتار کر کے سکھر جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل اعظم خان اور میجر جنرل احیاء الدین قادیانی نے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم و ستم کیا۔ نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ حتیٰ کہ ارض پاک کی سڑکیں مجاہدین ختم نبوت کے خون سے رنگین کر دی گئیں۔ پورے ملک میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قادیانیوں کی خاطر شہید کر دیا گیا۔

علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمہ کے صاحبزادے علامہ سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ جو جامع مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب تھے۔ وہ بھی اس تحریک کے سرگرم کارکن تھے۔ فوج نے انہیں مسجد وزیر خان سے گرفتار کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ہتھکڑیاں لگا کر جیل لے جا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ کئی پولیس والے اپنی بیرک سے مجھے حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کئے اور ہتھکڑی کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ میرے ساتھ چلنے والے سپاہیوں نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: خدا کا شکر ہے کہ مجھے یہ ہتھکڑیاں کسی اخلاقی جرم کی وجہ سے نہیں لگیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے اللہ کے حبیب ﷺ کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر یہ زیور پہنا ہے۔

یہ سن کر وہ سپاہی خاصے متاثر ہوئے اور کہنے لگے۔ دل تو ہمارے بھی آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ملازمت کا معاملہ ہے۔ میں نے کہا یزیدی فوج بھی یہی کہتی تھی۔ اگر تم مجھے حق پر سمجھتے ہو تو اسوۂ حضرت حُر پر عمل کرو۔ یہ سن کر وہ شرمندہ ہو گئے۔

قید کے دوران مجھے بارہا معافی مانگنے کے لئے کہا گیا مگر میں نے ہر بار انکار کیا پھر فوجی عدالت نے مجھے موت کی سزا سنادی۔ حوصلے کا یہ عالم تھا کہ جام شہادت نوش کرنے کے لئے طبیعت مچلنے لگی۔ میں اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا کہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنے کی سعادت ملنے والی ہے۔

ادھر سکھر جیل میں علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے اکلوتے بیٹے سید خلیل احمد علیہ الرحمہ کو سزائے موت سنادی گئی ہے۔ آپ نے نہایت صبر وسکون کے ساتھ یہ خبر سنی اور فرمایا: الحمدللہ! رب نے میرا یہ معمولی ہدیہ قبول فرمالیا ہے۔

تقریباً ایک ماہ بعد سزائے موت مؤخر کردی گئی۔ علامہ ابوالحسنات کو جب حقیقت معلوم ہوئی تو اپنے بیٹے کو خط لکھا ''مجھے یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ تم رتبۂ شہادت حاصل نہ کرسکے، لیکن بہر حال یہ جان کر دل کو اطمینان ہوا کہ تم تحفظ ختم نبوت کی خاطر لڑ رہے ہو''

علامہ عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ

1953ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک اہم نام علامہ عبدالستار خان نیازی ہے جو قائدین کی گرفتاری کے بعد تحریک کے مرکز مسجد وزیر خان میں مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے۔ آخر کار علامہ نیازی کو بھی گرفتار کر کے پھانسی کی سزا سنادی گئی جو بعد ازاں عمر قید میں تبدیل کردی گئی۔ علامہ نیازی فرماتے ہیں

جب تحریک ختم نبوت کے بعد میری رہائی ہوئی تو ایک موقع پر کسی صحافی نے میری عمر پوچھی۔ میں نے جواب میں کہا۔ میری عمر دو دن اور دو راتیں ہیں۔ یہ سن کر صحافی مسکرانے لگے، جو میں نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کال کوٹھڑی میں گزاری ہیں کیونکہ یہی میری قابل فخر زندگی ہے اور باقی شرمندگی۔

اس تحریک میں علامہ سید احمد سعید کاظمی، علامہ عبدالحامد بدایونی، محدث اعظم

پاکستان، علامہ سردار احمد صاحب' علامہ محمد بخش مسلم، مفتی محمد حسین نعیمی، پیر محمد قاسم مشوری، مفتی محمد حسین قادری، مفتی صاحبداد خان، پیر صاحب گولڑہ شریف، پیر صاحب سیال شریف، پیر صاحب زکوری شریف، پیر صاحب بھرچونڈی شریف، پیر صاحب مانکی شریف اور دیگر کثیر علماء ومشائخ رحمہم اللہ نے حصہ لیا۔

تحریک ختم نبوت 1974ء میں علمائے اہلسنت کا کردار

29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر جو چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کر رہے تھے، قادیانی غنڈوں نے حملہ کر کے بہیمانہ تشدد کیا۔ اس پر پورے ملک میں احتجاج شروع ہوگیا۔ عوام کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ طلباء پر ظلم کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ حکومت کے کسی عہدیدار نے احتجاج پر توجہ نہیں دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احتجاجی جلسے اور جلوس بالآخر ایک تحریک کی شکل اختیار کر گئے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان مطالبہ کرنے لگے کہ قادیانیوں کی غیر قانونی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو لگام دی جائے۔

ختم نبوت کی اس تحریک میں بھی تمام مکاتب فکر کے علماء وعوام شامل تھے۔ البتہ علماء ومشائخ اہلسنت اور ختم نبوت کے شیدائیوں کا جوش وجذبہ اپنی مثال آپ تھا۔ مجلس عمل کے جنرل سیکریٹری بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ تھے۔

علماء اہلسنت نے خصوصاً علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ سید محمد علی رضوی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اور علامہ عبدالستار خان نیازی نے اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔ حکومت کی جانب سے جب بہت زیادہ سختی کی گئی، بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ اس وقت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ مختلف مساجد اور جلسوں میں تقاریر کے ذریعے نوجوانوں میں جوش و ولولہ پیدا

کرتے۔ کئی دفعہ پولیس نے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی مگر گرفتار نہ کر سکی۔ 28 فروری 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار سے ملاقات میں جنرل کو قادیانی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ سے آگاہ کیا۔ 15 اپریل 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

30 جون 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی۔ 5 اگست 1974ء سے 14 اگست اور 14 سے 24 اگست تک مرزا ناصر احمد قادیانی پر ایوان کی اسپیشل کمیٹی کی کارروائی اسمبلی چیمبر میں ہوئی جس کے چیئرمین اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔

قرارداد کی تائید میں 22 ارکان نے دستخط کیے۔ بعد میں ان کی تعداد 37 ہوگئی۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے دو مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے دستخط نہیں کیے۔

مرزائیوں کے لاہوری گروپ نے علامہ نورانی کو بہت بڑی رقم کی پیشکش کی اور کہا کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں۔ جسے علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس پیش کی۔ اس پر کئی لوگوں کے سر شرم سے جھک گئے۔ مگر علامہ نورانی نے واشگاف الفاظ میں کہا: ہم ایسی عبارت کو نہیں مانتے اور نہ ہی اس کے قائلین کو مسلمان نہیں جانتے۔

اسی دوران علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ سے بعض اراکین نے کہا کہ یہ لوگ (قادیانی) ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ انہیں غیر مسلم کیوں کہتے ہیں؟ ان اراکین کو سمجھانے کے لئے علامہ ازہری نے مرزا ناصر

سے پوچھا یہ بتاؤ! جو شخص مرزا کو نہ مانے، وہ تمہارے نزدیک کون ہے؟ مرزا ناصر نے برجستہ کہا وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

اس طرح علامہ ازہری علیہ الرحمہ نے حکمت و دانائی سے یہ سوال کر کے لوگوں کو سمجھا دیا کہ قادیانی اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

جب قرارداد دستخط کے لئے بھٹو کے پاس پیش ہوئی تو اس وقت بھٹو نے کہا تھا "تم قادیانیوں کو کافر قرار دلوا رہے ہو، لگتا ہے تم مجھے پھانسی پر لٹکواؤ گے۔"

بالآخر 7 ستمبر 1974ء کے دن قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر قادیانیوں، احمدی گروپ اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

7 ستمبر اللہ اور اس کے حبیب کی رضا کا دن ہے۔

7 ستمبر تحفظ ختم نبوت کا دن ہے۔

7 ستمبر صدیق اکبر کی للکار کا دن ہے۔

7 ستمبر پیر مہر علی اور امیر ملت کی آرزوؤں کا دن ہے۔

7 ستمبر شہدائے ختم نبوت کے ثمرات کا دن ہے۔

7 ستمبر قادیانیت کی شکست کا دن ہے۔

7 ستمبر قادیانی، اسرائیلی گٹھ جوڑ بے نقاب کرنے کا دن ہے۔

7 ستمبر علمائے اہلسنت کی جدوجہد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا دن ہے۔

7 ستمبر مرزا کے دعویٰ نبوت کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کا دن ہے۔

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

قادیانی عبادت گاہ کو مسجد کہنا

☆26 اپریل 1984ء کو حکومت وقت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو خود کو مسلمان کہنے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔

☆10 اگست 1992ء کو لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر اختر نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298ب کے تحت امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہلبیت جیسے مخصوص الفاظ قادیانی یا مرزا کے پیروکار استعمال نہیں کر سکتے اور یہ کہ ان الفاظ کے استعمال کی ممانعت قادیانیوں کے دوسرے القاب یا شعائر اسلام استعمال کرنے کا لائسنس نہیں دیتی، جن سے وہ خود کو مسلمان ظاہر کریں کیونکہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہر فتنہ سے حفاظت فرمائے اور تحریک ختم نبوت کے تمام شہداء اور علمائے اہلسنت کی قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے۔

آمین ثم آمین